انا انزلنا الیک الکتاب لتبین للناس ... لعلهم یتفکرون

ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے
تاکہ آپ اسے لوگوں سے کھول کر بیان کریں کہ
وہ سوچیں۔

حجۃ اللہ البالغہ (اردو)

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبدالحق حقانی

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

انا انزلنا الیک الکتاب لتبین للناس ولعلھم یتفکرون صدق اللہ

ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے
تاکہ آپ اسے لوگوں سے کھول کر بیان کر دیں کہ
وہ سوچیں،

حجۃ اللہ البالغہ (اردو)

گوہر ۱۲۹۸

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبدالحق حقانی

فرید بک سٹال ۴۰۔ اردو بازار، لاہور

کتاب ——————— حجۃ اللہ البالغہ

مصنف ——————— شاہ ولی اللہ دہلوی رح

تعداد ——————— ایک ہزار

مطبع ——————— جنرل پرنٹرز ۲۲؍۱۰ رتی گن روڈ

لاہور

قیمت ——————— 60 روپے

ایسا حکم دیا کہ جس میں دونوں کے لیے وسعت تھی کہ اے زبیر تم اول اس میں پانی لے لو پھر اپنے ہمسائے کو چھوڑ دو پھر انصاری غصہ ہو گیا پھر زبیر کے لیے اس کا حق پورا کر دیا فرمایا کہ اتنا پانی لے کر دیواروں کی جڑ تک پہنچے اور ازاں جملہ براء بن عازب کی اونٹنی کا قضیہ ہے کہ وہ ایک باغ میں گھس گئی اور اس کا نقصان کیا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ مالی لوگ دن میں اپنے باغ کی حفاظت کریں اور مواشی پالنے والے رات میں اپنی مواشی کی حفاظت کریں۔ اور آپ نے شفعہ کا جب اس شئے کی تقسیم نہ ہوئی ہو حکم دیا کہ جب حدود بن جائیں اور راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو اس میں شفعہ نہیں ہے اور ان مقدمات کے وجوہ ہم پہلے بیان کر چکے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ ۝

جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع کی جائے۔ میں کہتا ہوں اس کی یہ وجہ ہے کہ جب لوگ کسی مباح زمین کو آباد کرتے ہیں اور وہ شہر ہو جاتا ہے اور راستے میں جھگڑا واقع ہوتا ہے۔ بعض تو چاہتے ہیں کہ راستے کو تنگ کریں اور اس میں مکان بنائیں اور بعض اس بات سے واقع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں لوگوں کے لیے فراخ رستہ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا حکم دیا گیا کہ راستہ کا عرض سات ذراع ہونا چاہیئے۔ اور اس کی یہ وجہ ہے کہ اونٹوں کی دو قطاریں ضرور اس راستہ سے گذر سکیں۔ بایں طور کہ ایک ایک جانب سے اور دوسری دوسری جانب سے تو ایسی صورت میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے واسطے بخوبی نکلنے کا راستہ ہو ورنہ طاقت لازم آتی ہے۔ اور اس کا انداز سات ذراع ہے اور نیز آپ نے فرمایا ہے جو کوئی شخص کسی کی زمین بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے تو اس کو بجز اس کی حق محنت کے اور کچھ نہ ملے گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بمنزلہ کمیری کے گردانا کہ مالک زمین کے لیے اس نے محنت کر دی۔ واللہ اعلم۔

جہاد کا بیان

جاننا چاہیے کہ تمام شرائع میں زیادت کامل اور تمام وہ شریعت ہے جس میں جہاد کا حکم پایا جائے اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں کا اوامر و نواہی کے ساتھ مکلف کرنا ایسا ہے کہ جیسے ایک شخص کے غلام مریض ہو رہے ہیں اور اس نے اپنے خاص لوگوں میں سے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ ان کو کوئی دوا پلائے۔ پھر اگر وہ شخص انہیں مجبور کر کے ان کے منہ میں دوا ڈالے تو یہ بات نامناسب نہ ہوگی۔ مگر رحمت کا مقتضٰے ہے کہ اول ان غلاموں سے اس دوا کے فوائد بیان کر دے تاکہ خوشی کے ساتھ اس دوا کو پی لیں۔ نیز اس دوا میں کوئی شیریں چیز مثلاً شہد شامل کر دے تاکہ رغبت طبعی اور نیز رغبت عقلی اس کی معین ہو جائے پھر اکثر لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ریاستوں کی محبت اور ان کا شوق اور شہوات وغیرہ اور اخلاق سبعی اور وساوس شیطانی اثر غالب ہوتے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد کے رسوم ان کے قلوب میں مرتکز ہو جاتے ہیں

قوان فوائد پر وہ کان نہیں دھرتے اور جس چیز کا حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اس میں وہ فکر نہیں کرتے اور نہ اس کی خوبی میں ان کو غور ہوتا ہے تو ان لوگوں کے حق میں رحمت کا مقتضیٰ یہ نہیں ہے کہ صرف اثبات حجت کا ان پر اقتصا کیا جائے بلکہ رحمت ان کے حق میں یہی ہے کہ ان پر جبر کیا جائے تاکہ خواہ مخواہ ایمان ان پر ڈالا جائے جس طرح تلخ دوا کے پلانے پر مجبور کیا جاتا ہے اور مغلوب کرنے کی یہی صورت ہے کہ جن لوگوں کی زیادہ تر ایذا رسانی ہو اور ان کو زیادہ تر قوت ہے قتل کیا جائے یا ان کی قوت کو متفرق کیا جائے اور ان کے مال چھین لیے جائیں تاکہ وہ بالکل بے بس ہو جائیں ایسے وقت ان کے اتباع اور ذریات خوشی اور اطاعت کے ساتھ ایمان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو لکھ بھیجا کہ تجھ پر خادموں کا وبال ہے اور بسا اوقات ان کا مقید و مغلوب کرنا ان کے ایمان کا سبب ہوتا ہے۔ اسی کی طرف آپ نے اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے۔ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ جو لوگ جنت میں زنجیروں سے بندھے ہوئے داخل ہوں گے۔ خدا کو وہ اچھے معلوم ہوں گے۔ نیز انسان کے لیے رحمت تامہ کاملہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو احسان کی طرف ہدایت کرے اور ان کو ظالموں سے چھڑا لے اور ان کے ارتفاقات اور ان کی تدبیر منزل اور ان کی سیاست مدنی کی اصلاح فرمائے۔ پس ان کے مدن فاسدہ وہی ہیں جن پر نفوس سبعیہ کا غلبہ ہوتا ہے اور ان کے لیے نہایت درجہ کی قوت ہوئی ہے۔ اور یہ بمنزلہ آکلہ کے ہوتی ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ بغیر اس کے قطع کیے اس کی صحت ہی ممکن نہیں تو جو شخص اس کے مزاج کی اصلاح اور اس کی طبیعت کے قائم کرنے کی طرف توجہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ اس کو قطع کرے اور تھوڑی سی قباحت جس خیر کثیر سے حاصل ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور تجھ کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے قریش کے حال سے اور جو عرب کہ تمام خدائی میں احسان کے اعتبار سے سب سے بعید ترین تھے اور ضعیفوں پر ظالم ترین تھے اور باہم ان کے شدید مقاتلے ہوتے تھے اور بعض بعض کو قیدی بناتے تھے اور اکثر ایسے تھے کہ حجت میں تامل نہیں کرتے تھے۔ صرف دلیل کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کیا۔ اور ان کے سرکشوں کو جو نہایت مضبوط اور شریر تھے قتل کیا۔ حتیٰ کہ امر الٰہی ظاہر ہو گیا۔ اور آپ کے لوگ فرمانبردار ہو گئے اور بعد ازاں وہ اہل احسان ہو گئے اور ان کے تمام کام بن گئے پس اگر ان لوگوں پر شریعت کے اندر جہاد نہ ہوتا تو یہ رحمت ان کے حق میں کیوں حاصل ہوتی نیز خدا تعالیٰ جب عرب و عجم سے ناخوش ہو گیا اور ان کی دولت اور ملک زائل کرنے کا حکم دے دیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر بالذات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے قلوب پر آپ کے واسطہ سے یہ بات القا فرمائی کہ اس کی راہ میں لڑیں تاکہ امر جو مقصود ہے حاصل ہو۔ پس وہ اس بات میں ملائکہ کے مانند ہو گئے کہ خدا تعالیٰ کے احکام پورا کرنے میں کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ ملائکہ بلا تعرض کسی قاعدہ کلیہ کے کوشش کرتے ہیں اور مسلمان بندے ایک قاعدہ کلیہ کے موافق